حذف کردیا ہے تاکہ مطالعہ کرنے والا اکتاہٹ کا شکار نہ ہو۔

میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے متفرق جگہوں میں موجود آداب کو ایک جگہ میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے اس سے پہلے ایسا کوئی مجموعہ نظر سے نہیں گزرا۔ کتاب کا آغاز علم اور اہلِ علم کی مختصر فضیلت کے بیان سے کیا ہے تاکہ برکت بھی حاصل ہو اور اسلاف کی اتباع وپیروی بھی ہو جائے۔

میں نے اپنے اس مجموعہ کو پانچ ابواب پر مرتب کیا ہے، باب اول میں علم اور اہلِ علم کی فضیلت وشرافت کا بیان ہے، بابِ دوئم عالِم ومعلم کے آداب میں ہے کہ وہ اپنے طلباء اور اپنے درس میں کن آداب کا خیال رکھے۔ بابِ سوئم متعلم کے آداب میں ہے کہ وہ اپنے اور اپنے اساتذہ، اپنے ساتھیوں اور اپنے اسباق میں کن آداب کا پاس رکھیں، بابِ چہارم میں کتابوں سے متعلق آداب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور بابِ پنجم میں مدارس میں بنے ہوئے دارالاقامہ (رہائش گاہوں) سے متعلق آداب وضوابط کا ذکر کیا گیا ہے۔

میں نے اس مجموعہ کا نام ''تذکرة السامع و المتكلم فی أدب العالم و المتعلم'' تجویز کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں علم وعمل کی توفیق عطا فرمائیں اور اپنی بے انتہا رضا وخوشنودی نصیب فرمائیں۔

باب اول

﴿علم اور اہلِ علم کی فضیلت﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ﴾ (المجادلة:۱۱)

''اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجے بلند کرے گا۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''علماء، عام مسلمانوں سے سو درجہ فوقیت رکھتے ہیں کہ جن دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے:

﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ﴾ (ال عمران:۱۷)

''گواہی دی ہے اللہ نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہلِ علم نے بھی حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قائم ہیں انصاف کے ساتھ۔''

اس آیت میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ابتداء اپنی ذات سے کی کہ وہ گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، پھر دوسرے درجہ میں فرشتوں کا ذکر کیا اور پھر تیسرے درجے میں علماء کا ذکر کیا ہے، اس ترتیب سے اہلِ علم کی جلالت وعظمت اور شرف و فضیلت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

(الزمر: ۸)

''آپ کہیے کہ کیا علم والے اور جہل والے برابر ہوتے ہیں۔''

نیز فرمانِ رب العالمین ہے:

﴿فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾ (النحل: ۴۳)

''سو اگر تم کو علم نہیں تو اہلِ علم سے پوچھ دیکھو۔''

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَ مَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ (العنکبوت: ۴۳)

''اور ان مثالوں کو بس علم والے ہی لوگ سمجھتے ہیں۔''

نیز فرمانِ خداوندی ہے:

﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ﴾

(العنکبوت: ۴۸)

''بلکہ وہ آیتیں ہیں روشن ان لوگوں کے سینوں میں جن کو علم عطا ہوا ہے۔''

نیز ارشادِ الٰہی ہے:

﴿اُولٰٓئِکَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .... ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ﴾ (البینة: ۶)

''یہ لوگ بہترین خلائق ہیں، ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے یہ (جنت اور رضا) اس شخص کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔''

ان دو آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ علماء وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے بہترین مخلوق ہیں نتیجہ یہ نکلا کہ علماء بہترین مخلوق ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں اس کو دین کی خوب سمجھ عطا فرمادیتے ہیں۔''

(اخرجہ البخاری ۷۱، ومسلم ۱۰۳۷)

نیز آں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''علماء، انبیاء کے وارث ہیں''

(حدیث ضعیف: اخرجہ ابوداود: ۳۶۴۱، وابن ماجہ ۲۲۳، والترمذی ۲۶۸۲، من حدیث ابی الدرداء)

جب نبوت سے اونچا کوئی مرتبہ نہیں ہے تو جو اس مرتبہ کا وارث ہو تو اس سے اور کسی کا مقام و مرتبہ نہیں ہوگا۔ بھلا اس سے بڑی فضیلت وعظمت اور قابلِ فخر، لائقِ ز[illegible] و مقام اور کوئی ہوسکتا ہے؟

ایک حدیث مبارک میں آتا ہے کہ آنحضور ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ [illegible]ن میں سے ایک عابد اور دوسرا عالم تھا تو فرمایا کہ

''[illegible]لم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے اد[illegible]ں پر ہو'' (حدیث ضعیف: اخرجہ الترمذی ۲۶۸۵، والطبرانی ۷۹۱۱)

نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص [illegible] کے حصول کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے تو وہ حقیقت میں جنت [illegible]ستوں میں سے ایک راستہ پر چلتا ہے، اور فرشتے، طالب علم [illegible]یے اپنے پر بچھاتے ہیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس طالبِ علم سے [illegible] خوش ہوتے ہیں، اور عالم کے لئے آسمانوں کی مخلوق اور زمی[illegible]خلوق حتی کہ مچھلیاں پانی کے اندر مغفرت کی دعائیں کرتی ہیں او[illegible]م کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں

رات کے چاند کو تمام ستاروں پر فوقیت حاصل ہوتی ہے اور علماء، نبیوں کے وارث ہیں اور وہ (انبیاء) ورثہ میں درہم اور دینار چھوڑ کر نہیں گئے بلکہ وہ تو صرف علم ورثہ میں چھوڑ گئے ہیں، پس جس شخص نے اس علم کو حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا''۔

(حدیث ضعیف، اخرجہ ابوداؤد ۳۶۴۱، وابن ماجہ ۲۲۳، والترمذی ۲۶۸۲)

جن ہستیوں کی مغفرت کی دعا میں خود فرشتے مشغول ہوں اور ان کے لئے اپنے پَر بچھا دیئے ہوں ان سے اونچا کسی کا مرتبہ نہیں ہوسکتا۔

''فرشتے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں'' اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ فرشتے انکے سامنے عاجزی اور فروتنی اختیار کرتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ اپنی پرواز روک کر نیچے اتر آتے ہیں اور ان کے حضور بیٹھ جاتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ فرشتے ان کی توقیر وتعظیم کرتے ہیں اور بعض کے نزدیک اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنے پَروں پر بٹھا کر منزلِ مقصود تک پہنچانے میں مدد کرتے ہیں۔

اور دوسری مخلوقات، علماء کے لئے مغفرت کی دُعا اس لیے کرتی ہیں کہ ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ بندوں کے مصالح ومنافع کا پاس کریں۔

اور علماء ہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو حلال وحرام کے مسائل سے آگاہ کرتے ہیں اور حیوانات کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے اور ان کو تکلیف نہ پہنچانے کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔

حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے روز علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کا وزن کیا جائے گا'' (حدیث ضعیف: العلل المتناھیۃ ۸۵، کشف الخفاء: ۳۲۸۱)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ علماء کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان کی سیاہی کا وزن شہداء کے خون سے زیادہ ہوگا حالانکہ شہید کے لیے اس کا خون اعلیٰ اور عالم کے لئے اس

کی سیاہی ادنیٰ ہے۔ نیز حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

''تفقہ فی الدین سے بڑی کوئی عبادت نہیں ہے اور ایک فقیہ (عالم)، ہزار عابدوں سے زیادہ شیطان پر بھاری ہوتا ہے''۔

(حدیث ضعیف: جداً اخرجہ الدارقطنی ۳/۷۹، وابونعیم فی الحلیۃ ۲/۱۹۲)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ

''اخلاف میں اس علمِ دین کے حامل وہ نیک لوگ ہوں گے جو حد سے تجاوز کرنے والوں کی تحریف اور اہلِ باطل کے غلط انتساب اور جاہل لوگوں کی غلط تاویل کی دین سے نفی کریں گے''۔

(حدیث ضعیف، اخرجہ ابن عدی ۱/۵۲_۱۵۳، وابن الجوزی فی الموضوعات ۱/۳۱)

ایک حدیث مبارک میں آیا ہے کہ

''قیامت کے دن تین طرح کے لوگ سفارش کریں گے، انبیاء، پھر علماء اور پھر شہداء''

(حدیث موضوع، اخرجہ ابن ماجہ ۴۳۱۳، وابن عبدالبر فی ''بیان العلم وفضلہ ۱۵۲۷)

نیز مروی ہے کہ

''علماء قیامت کے روز نور کے منبروں پر ہوں گے''

(الموضوعات: ۱۴۴)

قاضی حسین بن محمد رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا

''جو شخص علم اور علماء سے محبت کرے ساری زندگی اس کے نامۂ اعمال میں گناہ نہیں لکھے جائیں گے''

(حدیث ضعیف اخرجہ ابن الجوزی فی ''العلل المناھیۃ'' ۱۴۳)

نیز آنحضور ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے عالم کا اکرام کیا تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے ستر نبیوں اور ستر شہیدوں کا اکرام کیا" (ابن الجوزی ۱۴۳)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص کسی عالم کے پیچھے نماز پڑھے وہ ایسا ہے جیسے اس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی اور جس نے نبی کے پیچھے نماز پڑھی وہ بخش دیا گیا" (نصب الرایۃ ۲/۲۶)

امام شرمساحی المالکیؒ نے اپنی کتاب "نظم الدر" کے آغاز میں یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جس نے عالم کی تعظیم کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی اور جس نے عالم کی اہانت کی اس نے گویا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو کم درجہ خیال کیا"

(ابونعیم فی الحلیۃ ۳/ ۵۷، وابن الجوزی فی "العلل" ۸۴۸)

حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم کے عظیم الشان ہونے کے لیے یہی ایک بات کافی ہے کہ جو اس میں کمال نہیں رکھتا وہ بھی اس کا دعویدار ہے اور اپنی طرف علم کی نسبت سے خوش ہوتا ہے اور جہالت کی مذمت میں یہی ایک بات کافی ہے کہ خود جاہل شخص اس سے برائت کا اظہار کرتا ہے۔" (بیان العلم وفضلہ: ۲۹۵)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ بہترین نعمت عقل اور بدترین مصیبت جہالت ہے"۔

ابومسلم الخولانیؒ فرماتے ہیں کہ "علماء زمین پر ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے کہ جب نمودار ہوں تو لوگ اس کی روشنی میں راہ پاتے ہیں اور جب چھپ جائیں تو لوگ سرگرداں ہوتے ہیں"۔

ابوالاسود الدؤلیؒ فرماتے ہیں کہ "علم سے زیادہ کوئی چیز قیمتی نہیں، بادشاہ لوگوں پر حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمران ہیں۔"

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ علم کی برکت سے خسیس آدمی، باشرف، بے قدر انسان باعزت، نادار شخص، مال دار اور بے وقعت، باوجاہت ہو جاتا ہے۔"

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علم سیکھو، کیونکہ علم کا سیکھنا خشیت ہے اور اس کی طلب عبادت ہے، اس کا تکرار تسبیح ہے، اس کے بارہ بحث کرنا جہاد ہے اور اس کا صرف کرنا قربت ہے اور نادانوں کو سکھانا صدقہ ہے"۔ (اخرجہ ابن عبدالبر: ۲۶۸)

حضرت فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ "علم سکھانے والے عالم کا آسمانوں میں بہ کثرت ذکر کیا جاتا ہے۔"

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں لوگوں میں سب سے زیادہ بلند مرتبہ رکھنے والے انبیاء اور علماء ہیں۔"

نیز آپؒ نے فرمایا کہ دنیا میں کسی کو نبوت سے زیادہ افضل چیز نہیں دی گئی، اور نہ ہی نبوت کے بعد علم وفقہ سے زیادہ افضل اور اعلیٰ چیز کسی کو عطا ہوئی، کسی نے عرض کیا کہ یہ علم وفقہ کن سے حاصل کیا جائے؟ فرمایا کہ تمام فقہاء کرام سے حاصل کرو۔"

حضرت سہلؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ وہ انبیاء کی مجالس کو دیکھے تو اسے چاہیئے کہ علماء کی مجلس کو دیکھ لے، اس بات سے ان کے مرتبہ کا اندازہ لگا لو"۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اگر عمل کرنے والے فقہاء (علماء) اللہ کے اولیاء نہیں تو پھر اللہ کا کوئی بھی ولی نہیں ہے" حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ فقہ کی مجلس میں بیٹھنا ساٹھ سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے۔"

حضرت سفیان الثوریؒ فرماتے ہیں کہ فرائض کے بعد طلب علم سے زیادہ افضل کوئی چیز نہیں ہے۔" امام زہریؒ فرماتے ہیں کہ فقہ کے برابر کوئی عبادت نہیں ہے۔"

(الحلیۃ ۳/ ۳۶۵، بیان العلم وفضلہ: ۱۱۰)

حضرت ابوذر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ علم کا ایک باب سیکھنا ہمیں نفل نماز کی ایک ہزار رکعت پڑھنے سے زیادہ پسند ہے اور علم کا ایک باب جاننا